

۲۴

(فرمودہ ۳ مارچ ۱۹۳۶ء بمقام عید گاہ - قادیان)

آج کی عید قربانی کی عید کلماتی سے عربی زبان میں بھی اس کو عید الاضحیہ کہتے ہیں یعنی ایسی عید جس میں قربانیاں کی جاتی ہیں۔ یہ عید ایک قربانی کی یادگار کے طور پر ہے جو آج سے ہزاروں سال پہلے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔

قربانی ایک عجیب لفظ ہے جو کئی ایک متضاد جذبات کا جامع ہے۔ عام طور پر متضاد جذبات جمع نہیں ہوتے اور جو الفاظ محبت پر دلالت کرتے ہیں وہ ساتھ ہی راحت اور آرام پر بھی دلالت کرتے ہیں لیکن تکلیف اور دکھ پر دلالت نہیں کرتے۔ اور جو الفاظ تکلیف اور دکھ کے مفہوم پر دلالت کرتے ہیں وہ راحت، آرام اور محبت کے مفہوم پر دلالت نہیں کرتے۔ مگر قربانی ایک ایسا جامع لفظ ہے جو جدائی اور وصال تکلیف اور راحت، خوشی اور غم ان سارے ہی متضاد جذبات کا جامع اور ان پر مشتمل ہے۔ یہ لفظ جس وقت ایک انسان کے قلب میں پیدا ہوتا ہے اور جس وقت اس کے دماغ پر اس کا اثر ہوتا ہے، وہ ایک ہی وقت میں یہ ساری باتیں محسوس کرتا ہے اور قربانی کا لفظ خود اپنی ذات میں اس کا ثبوت ہوتا ہے بلکہ اردو میں جو لفظ استعمال ہوتا ہے وہ بھی وہی معنی رکھتا ہے جو عربی زبان کے لفظ کے ہیں۔ قربانی قرب پر بھی دلالت کرتی ہے اور ذبح ہونے پر بھی۔ ذبح ہو کر یعنی اپنی جان خدا تعالیٰ کے راستہ میں دیکر انسان بظاہر اپنے عزیزوں سے جدا ہوتا ہے۔ مگر قربانی ایسی چیز ہے کہ وہ جدائی میں بھی وصال کے سامان پیدا کر دیتی ہے جس وقت ایک مسلمان سپاہی میدان جنگ میں مگر کر بظاہر اپنے پیاروں سے جدا ہو رہا ہوتا ہے حقیقتاً وہ اپنے پیاروں کے قریب بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ سب سے پیارا وجود تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتا ہے وہ اپنے خدا کے قریب ہو جاتا ہے۔ پھر انسان کے جتنے عزیز اور پیارے دنیا میں ہوتے ہیں ان سے زیادہ عزیز اور پیارے اگلے جہان میں جا چکے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا میں کسی کا باپ زندہ ہے اور شہادت اس کے اور اس کے باپ کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے۔ تو اس کے کئی دادے اور پڑ دادے ایسے ہوتے ہیں جو سینکڑوں اور ہزاروں سال سے اگلے جہان میں اس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا میں اس کی والدہ زندہ ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دے کر اس سے جدا ہوتا ہے تو اس کی کئی دادیاں اور نانیاں اس سے محبت کر نیوالی

اگلے جہان میں موجود ہوتی ہیں۔ اور اگر دنیا میں اس کی اولاد ہے تو خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت اکثر لوگوں کی اولاد کچھ زندہ رہتی اور کچھ مر جاتی ہے۔ پس اگر اس دنیا میں اس کی کچھ زندہ اولاد موجود ہوتی ہے تو اس کی کچھ اولاد اگلے جہان میں بھی ہوتی ہے جس سے جاملتا ہے۔ تو قربانی گورنچ اور درد کا جذبہ اپنے اندر رکھتی ہے مگر ساتھ ہی راحت اور آرام کا جذبہ بھی اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اور آج کا دن جو قربانی کا دن ہے، وہ اس قربانی کو یاد دلاتا ہے جو نہایت ہی کامل رنگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور پیش کی۔ آج سے قریباً ساڑھے چار ہزار سال پہلے وہ قربانی پیش کی گئی تھی۔

ساڑھے چار ہزار سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں ہوتا۔ بسا اوقات دس پندرہ دن کے بعد انسان اپنی تکلیف بھول جاتا ہے، جس کو سخت سجا چڑھا ہوا ہو، اس کی ہڈیوں میں درد ہو رہا ہو، وہ خیالی کرتا ہے کہ ساری عمر میں اس تکلیف کو نہیں بھولوں گا۔ مگر کب اترنے کے آٹھ دس دن بعد وہ ساری تکلیف بھول جاتا ہے۔ لوگوں کے عزیز مر جاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ دنیا اب ہمارے لئے تلخ ہو گئی۔ لیکن سال دو سال کے بعد وہ اسی طرح ہشاش بشاش ہوتے ہیں جس طرح پہلے اور مرنے والوں کی یاد دلوں سے محو ہو جاتی یا بہت حد تک کمزور ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ عجیب قربانی تھی کہ ساڑھے چار ہزار سال کا عرصہ اس پر گزر گیا مگر آج بھی اس کا خیال کر کے انسان کا دل اعلیٰ درجہ کے جذبات سے معمور ہو جاتا ہے۔ اب بھی جب ہم میں سے کوئی شخص اس نظارے کا خیال کرتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے اسمعیلؑ کو خدا تعالیٰ کے حکم کے ایک ظاہری معنی کرتے ہوئے اس لئے لٹایا کہ وہ اس کو ذبح کریں اور چھری لے کر وہ اس کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور اس بچے نے بھی اس بات کو تسلیم کر لیا کہ اگر خدا تعالیٰ کی یہی رضا ہے تو میں اس پر راضی ہوں تو اس کا دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ آج جبکہ اسلام نے اس قسم کی انسانی قربانی کرنے سے منع کر دیا ہے بوجہ اس کے کہ ہم اس کو ممنوع سمجھتے ہیں شاید ہم میں سے بہت اس کی پوری کیفیت نہیں سمجھ سکتے۔ مگر اُس زمانہ میں جب انسانی قربانی کا رواج تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ یقین رکھتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ میں اپنا بچہ اس کی راہ میں قربان کر دوں جب وہ بچہ بھی سمجھتا تھا کہ خدا تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ مجھے ذبح کر دیا جائے جب نوے سال کی عمر کو پہنچ کر تمام جوانی کی عمر اور تمام ادھیڑ عمر اس امید اور تڑپ میں گزار کر کہ خدا تعالیٰ پاک اولاد سے جو ان کے نام کو قائم رکھنے والی ہو۔ خدا تعالیٰ نے انہیں جو بچہ دیا اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے حکم دے دیا کہ اسے میری راہ میں ذبح کر دیا جائے۔ تو اس لمبی عمر

کے بعد جب وہ اکلوتا بچہ اور بوڑھا باپ خدا تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے کے لئے علیحدہ ہوئے ہونگے تو ان کے جذبات کا اندازہ لگانا ہر ایک کے لئے آسان کام نہیں، صرف اہل دل ہی پوری طرح ان جذبات کو سمجھ سکتے ہیں بہت سے لوگ شاید ان کے درد کے جذبات میں شامل ہو سکتے ہیں اور سی لئے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی قربانی کا ذکر سنکر بہت سے مردوں اور بہت سی عورتوں کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درد میں شریک ہونے والے موجود ہیں۔ مگر وہ لوگ بہت ہی کم ہیں جو اس جذبہ فخر کو محسوس کر سکتے ہیں جو اس وقت حضرت ابراہیم کے دل میں پیدا ہوا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اس وقت زمین زمین نہیں رہی تھی بلکہ عرش بریں بن گئی تھی ان کے پاؤں زمین پر نہیں پڑتے تھے۔ جدوہ ہوا میں اُڑتے تھے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی راہ میں انہیں قربانی پیش کرنے کا حکم دیا جسے کسی انسان نے پیش نہیں کیا تھا۔ بے شک بحیثیت انسان ان کے دل میں درد بھی تھا۔ درہزور تھا خصوصاً وہ ابراہیم جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حلیم اور ادا تھا۔ بات بات پر اس کے دل سے آہیں نکلتی تھیں اور وہ نہایت رحم دل تھا۔ یقیناً اس کے دل میں درد بھی پیدا ہوا ہوگا مگر جو چیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے اور جو چیز حضرت اسمعیل کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ جذبہ ہے کہ یہ قربانی ہماری ہی ترقی کا موجب ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ حکم دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔ تم میں سے بہت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے غم میں شریک ہو سکتے ہیں۔ تم میں سے بہت ان کے درد میں شریک ہو سکتے ہیں۔ تمہارے داغ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے داغ کی نقل کر سکتے اور تمہاری آنکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آنکھوں کی نقل کر کے آنسو بہا سکتی ہیں مگر تم میں سے بہت کم ان کے دل کی نقل کر سکتے ہو جو اس امید اور یقین سے پُر تھا کہ میرے رب نے مجھے اپنے لئے چن لیا۔ جب حضرت ابراہیم نے حضرت اسمعیل کو ذبح کرنے کے لئے پھری اٹھائی تو اس وقت غالب خیال ان کے دل میں یہ نہ تھا کہ میرا بیٹا مجھ سے جدا ہو رہا ہے بلکہ یہ خیال غالب تھا کہ میرا خدا میرے قریب ہو رہا ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس قربانی کو یاد رکھا۔ ورنہ قربانیاں دنیا میں ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں۔ اس قربانی میں ایک امتیازی نشان تھا اور وہ یہ کہ حضرت ابراہیم کے دل میں درد اور غم کے جذبات غالب نہ تھے بلکہ یہ خیال غالب تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ مجھ سے کام لے رہا ہے۔ پھر وہ جذبہ جو حضرت ابراہیم کے دل میں تھا وہ انہوں نے دوسروں کی طرف منتقل کر دیا تھا۔ گویا وہ اتنا غالب جذبہ تھا کہ ان کے پاس بیٹھے والے لوگ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے جس طرح آگ کے پاس بیٹھنے والا گرم

ہو جاتا ہے، جس طرح برف کو ہاتھ میں پکڑنے والا ٹھنڈک محسوس کرتا ہے، اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کے پاس بیٹھنے والے بھی قربانی کے خیالات سے لبریز ہو جاتے تھے۔ چنانچہ اس کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پیشگوئی کو دوسرے معنوں میں پورا کرنے کے لئے کیونکہ پھری سے حضرت اسمعیلؑ کو ذبح کرنے کی ممانعت کر کے خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تباہ دیا تھا کہ اس حکم سے ہمارا منشاء اور ہے اور وہ اسمعیلؑ اور اس کی والدہ کو وادئی بے آب و گیاہ میں چھوڑنا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے آپ پر یہ کشف حقیقت کر دی اور آپ پیشگوئی کے حقیقی مفہوم کو پورا کرنے کے لئے حضرت اسمعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو لے کر مکہ کے میدان میں پہنچے تو میل ہا میل تک نہ کوئی ٹھکانا تھا نہ رہنے کی جگہ۔ نہ پانی تھا نہ کھانے کا سامان۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک کھجور کی کھیلی ان کے پاس رکھ دی جن کے ختم ہونے کے بعد نہ انہیں پانی میسر آسکتا تھا نہ غذا اور رکھ کر واپس لوٹے جس وقت وہ لوٹ رہے تھے حضرت ہاجرہ نے ان کی شکل دیکھ کر محسوس کر لیا کہ یہ جدائی عارضی جدائی نہیں بلکہ مستقل جدائی ہے وہ ان کے پیچھے آئیں اور کہا۔ ابراہیمؑ کہاں جا رہے ہو۔ اس وقت بوجہ اس جذبہ طبعی کے جو ان کے قلب میں تھا اور اواۓ منیب ہونے کی وجہ سے ان پر رقت طاری ہو گئی اور وہ جواب نہ دے سکے۔ حضرت ہاجرہ پھر اٹکے بڑھیں اور انہوں نے سوال کیا۔ مجھے اور اسمعیلؑ کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔ وہ پھر خاموش رہے۔ جب حضرت ہاجرہ کے متواتر احساس سے سوال کرنے کے باوجود وہ کوئی جواب نہ دے سکے تو پھر حضرت ہاجرہ نے پوچھا کیا خدا نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس وقت بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام بوجہ جذبات کے غالب ہونے کے جواب تو نہ دے سکے، مگر انہوں نے آسمان کی طرف اپنا ہاتھ اٹھا دیا۔ جس کے معنی یہ تھے کہ خدا کا حکم یہی ہے اور اسی کے سپرد کر کے تمہیں چلا ہوں باوجود اس کے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی کہ حضرت اسمعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کو باوجود اس کے اس وادئی بے آب و گیاہ میں پانی کا مشکیزہ ختم ہونے کے بعد پانی مل سکے گا باوجود اس کے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی کہ حضرت اسمعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کو اس وادئی بے آب و گیاہ میں کوئی مونس و غمگسار مل جائے گا جو بیماری میں ان کی تیمارداری کر سکے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا فکر کرے۔ لیکن چونکہ ابراہیمؑ ایمان حضرت ہاجرہ میں اسی طرح سرایت کر چکا تھا جس طرح آگ کے پاس بیٹھنے والا گرم ہو جاتا ہے اس لئے جب حضرت ہاجرہ کو معلوم ہوا کہ حضرت

ابراہیم کا یہ فعل اپنی ہون سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ تو انہوں نے وہی حضرت ابراہیم کو چھوڑ دیا اور کہا اِذَنْ لَا يُضَيِّعَنَّآ۔ اگر یہ بات ہے تو پھر خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ جہاں آپ کی مرضی ہو چلے جائیں۔

حضرت ہاجرہ نے یہ اپنے ایمان کا مظاہرہ کیا اور ایسی تکلیف کے وقت میں کوئی دوسرا لفظ زبان سے نہ نکالا۔ اگر حضرت ہاجرہ ایک کمزور عورت ہو کہ خدا تعالیٰ پر اتنے اعتماد اور اوریقین کا اظہار کر سکتی تھیں تو کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ ہمارا طاقتور خدا اس کی قدر نہ کرتا۔ ہر شخص جسے روحانی آنکھ نصیب ہو وہ اپنی روحانی آنکھوں سے اس بات کو دیکھ سکتا، سمجھ سکتا، اور محسوس کر سکتا ہے کہ جس وقت حضرت ہاجرہ کے دل سے یہ آواز نکلی ہوگی کہ اِذَنْ لَا يُضَيِّعَنَّآ خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ تو اپنے عرش سے خدا تعالیٰ نے ان کو جواب دیا ہو گا کہ بے شک میں تجھے کبھی ضائع نہیں کر دوں گا۔ اور اس نے نہیں ضائع کیا۔ کونسی انسانی عقل سمجھ سکتی تھی کہ حضرت اسمعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کی دواں جان بیچ جائے گی۔ مگر جان بچنے کا تو کیا ذکر ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ایک قوم بنایا ایسی زبردست قوم جو ساری دنیا پر چھا گئی اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود میں داخل ہوتے ہوئے ساری دنیا کی حاکم اور بادشاہ بن گئی۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ پس وہ ساری دنیا کے بادشاہ ہیں اور یقیناً آپ کی بادشاہت روحانی رنگ میں آپ کے آباء کی طرف یعنی ان کی طرف جو روحانی اور جسمانی طور پر آپ کے آباء ہیں منسوب ہوتی ہے۔ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ نے ساری دنیا کو خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ساری دنیا اسمعیلؑ کی نسلوں کے قدموں میں ڈال دی۔ مکہ کی دادیوں میں سوائے حضرت اسمعیلؑ کے کون ایسا تھا جو اپنی ماں کے ساتھ اکیلا چھوڑا گیا۔ گویا وہ سب دنیا سے خدا کے لئے جدا ہو گئے تھے پھر خدا تعالیٰ نے بھی اپنی خاطر دنیا کو چھوڑنے والوں کے قدموں میں ساری دنیا کو لاڈالا کیونکہ ہم بھی اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق رکھتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے لئے۔ پس انہوں نے دنیا سے خدا تعالیٰ کے لئے تعلق توڑا تھا۔ دنیا نے خدا تعالیٰ کے لئے ہی ان سے تعلق جوڑا۔ پس یہ قربانی کوئی معمولی قربانی نہیں اور نہ یہ دن کوئی معمولی دن ہے۔ یہ دن ہر شخص کو بتلانا ہے کہ تمہارا خدا تمہارے قریب ہے۔ تم ہاجرہ اور اسمعیلؑ کی طرح بن جاؤ۔ تمہارا خدا ساری دنیا کو تمہارے قدموں میں ڈال دے گا۔ جو کچھ حضرت ہاجرہ نے کیا تھا وہ ہر مومن عورت کر سکتی ہے اور جو کچھ حضرت اسمعیلؑ نے کیا تھا وہ ہر مومن بچہ کر سکتا ہے۔ کوئی روک درمیان میں حائل نہیں۔ پس مت خیال کرو کہ اس وقت اس قربانی کا موقع تھا مگر

آج نہیں۔ آج بھی قربانی کا موقع ہے۔ آج بھی تم میں سے ہر شخص دین کے لئے اسمعیل بن سکتا ہے۔ آج بھی تم میں سے ہر عورت دین کے لئے ہاجرہ بن سکتی ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں داخل ہو کر روحانی طور پر سب لوگ ہاجرہ اور اسمعیل کی اولاد ہو چکے ہیں۔ پس میں ہاجرہ کی بچیوں سے کتنا ہوں کہ تم اپنی ماں کی صفات اپنے اندر پیدا کرو اور بنی اسمعیل کی اولاد سے کتنا ہوں کہ تم اپنے باپ کی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ تمہارا بچہ جیسی اسی طرح قربانی کا مطالبہ کرتا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم کے ذریعہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل سے مطالبہ کیا۔ کیونکہ اس زمانہ کے نامور کو بھی خدا تعالیٰ نے ابراہیم کہا۔ اور اس نے لوگوں سے کہا ہے

میں کبھی آدم۔ کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں  
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

پس ہر شخص آج بھی اسمعیل بن سکتا۔ اور ہر عورت آج بھی ہاجرہ بن سکتی ہے کیونکہ اس زمانہ میں جس شخص کو خدا تعالیٰ نے ہمارا روحانی باپ قرار دیا ہے اس کا نام اس نے ابراہیم رکھا ہے۔ پس تمہارے لئے آج بھی موقع ہے کہ تم اپنے آپ کو اسمعیل ثابت کرو۔ اور یاد رکھو جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرتے ہیں وہ مرتے نہیں بلکہ زندہ ہو کر رہتے ہیں اور اس زمانہ نے تو پہلی موت کی شکل بھی تبدیل کر دی ہے۔ پرانے زمانہ میں تلواروں اور پھریوں کے زخم کھا کر لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتے تھے یا بندوتوں کا نشانہ بن کر مٹتے تھے لیکن اب عام طور پر اس قسم کی موت نہیں بلکہ وہ موت ہے جو دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہوئے آتی ہے کبھی کبھار پہلی قسم کی موت بھی آجاتی ہے۔ جیسے کابل میں ہماری جماعت کے بعض افراد شہید کئے گئے۔ یا ہندوستان میں بعض لوگ پیٹے جاتے اور اس تکلیف کی وجہ سے مر جاتے ہیں مگر زیادہ تر موت وہی ہے جو اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے اور اسلام کے مطابق اپنی زندگی بنانے میں آتی ہے۔

ہمارے سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ تمام برکات واپس لائے جو اس پہلے دنیا میں موجود تھیں یہی اس سلسلہ کی غرض اور یہی اس کا مقصد ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا میں نئی بادشاہتیں قائم کرنا نہیں چاہتا۔ خدا تعالیٰ دنیا میں نئی حکومتیں قائم کرنا نہیں چاہتا۔ خدا تعالیٰ دنیا میں نئی قوموں کو غلبہ دینا نہیں چاہتا۔ بلکہ خدا اس وقت مداخلت کو غلبہ دینا چاہتا ہے اور یہی ہمارے سلسلہ کے قائم ہونے کی غرض ہے۔ پس تم اپنے اندر سچائی اور دیانت پیدا کرو۔ اور ان تمام احکام پر قائم رہو جو اسلام نے دیئے۔ اور یاد رکھو سچائی بھی معمولی چیز نہیں ہوتی۔

آج ہمارے زمانہ میں عدالتوں کا رنگ ایسا ہے کہ ان میں تھوڑے خوب چلتا ہے اور جو شخص سچائی پر قائم رہے اسے ہر وقت یہ خطرہ رہتا ہے کہ وہ مشکلات میں پڑ جائے گا۔ پس اگر تم عہد کر لو کہ تم نے سچائی پر چلنا ہے تو تمہیں نظر آجائے گا کہ تمہارے لئے قربانی کے رستے کھل گئے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ بھی قربانی کے کئی رستے ہیں۔ اخلاقی طور پر اپنے نفس آثارہ کو مار دینا بھی قربانی ہے۔ دین کے مطالبات پورے کرنا بھی قربانی ہے۔ اور چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ابراہیمی فیضان کا عام پھینٹا دینا پڑا ہے۔ اس لئے اب اپنے اپنے طرف کے مطابق ہزاروں اسمعیل امت محمدیہ میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ پہلے ابراہیم کی نسل سے صرف ایک اسمعیل پیدا ہوا۔ مگر یہ ابراہیم چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز اور ساری دنیا کی طرف مامور ہے اس لئے ہزاروں اسمعیل اس کے ذریعہ پیدا ہو سکتے ہیں صرف ارادہ کی دیر ہے اسی طرح آج ہزاروں عورتیں باجرہ بن سکتی ہیں بشرطیکہ وہ اس بات پر یقین اور ایمان رکھیں کہ ہمارا پیشوا ایک ایسے آقا کا خادم ہے جس کے ساری دنیا کی طرف مبعوث ہونے کی وجہ سے اس کے فیضان کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

پس میں جماعت کے نوجوانوں کو آج توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اسماعیلی رنگ میں رنگیں کریں۔ اور ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ خواہ وہ اخلاقی ہوں یا جسمانی یا مالی۔ یاد رکھو اسلام کا درخت قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر تمہاری خواہش ہے کہ اسلام ترقی کرے۔ تو اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرو اور وہ تمام قسم کی قربانیاں کرو جو تم سے پہلے کسی امت نے دنیا میں کی ہوں۔ کیونکہ جس طرح اسلام جامع کمالات متفرقہ ہے اسی طرح مذہبی ہے کہ اس کے متبعین کی قربانیاں بھی تمام امتوں کی متفرق قربانیوں کی جامع ہوں۔ پھر خدا تعالیٰ بھی اسی طرح ان قربانیوں کی یاد دنیا میں قائم رکھے گا جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد قائم رکھی۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کی معنی اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ساری دنیا اسے یاد رکھے گی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اسے قائم رکھا اور اس قربانی کی یاد دنیا سے مٹنے نہ دی۔ پس یہ مت سمجھو کہ تمہاری قربانیاں کون کھینکا تمہاری قربانیوں کو آسمان پر دیکھنے والا خدا موجود ہے اور وہ انہیں دنیا سے مٹنے نہیں دے گا۔ اول تو جس شخص کے دل میں قربانی کا صحیح جذبہ ہو وہ یہ نہیں دیکھا کرتا کہ مجھے کوئی دیکھنے والا ہے یا نہیں لیکن اگر کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہو تو میں اسے کہتا ہوں۔ ابراہیم کی قربانی کس نے دیکھی تھی۔ کیا اس وقت وہاں کوئی مورخ موجود تھا یا انہ فضل تھا جس میں یہ واقعہ لکھا گیا۔ خدا نے آسمان پر اسے دیکھا اور کہا میں اس قربانی کو نہیں بھلاؤں گا اور

ہم دیکھتے ہیں کہ وہ نہیں بھولی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص حقیقی طور پر اسماعیلی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو تو اللہ تعالیٰ اسے نہیں بھولے گا اور نہیں بھونے دیگا بلکہ وہ ہمیشہ قائم رہے گی اور دنیا میں قائم رکھی جائے گی۔ پس اپنے اندر ابراہیمی جذبہ پیدا کرو اور اسماعیلی نمونہ دکھاؤ تب تم دیکھو گے کہ زمین تمہارے لئے بدل جائے گی آسمان تمہارے لئے بدل جائے گا۔ اور وہ دشمن جو تم پر حملہ کر رہے ہیں خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان کے اور تمہارے درمیان حائل ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی تلوار تمہاری حفاظت کرے گی لیکن ضرورت اس ایمان کی ہے جو عورتوں کو حضرت باجرہ کے مشابہ بنا دے اور ضرورت اس ایمان کی ہے جو مردوں کو حضرت ابراہیم کے مشابہ بنا دے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اندر حقیقی قربانی کا مادہ پیدا کرے اور ایسے رنگ میں قربانیوں کی توفیق دے کہ ہم ان تمام برکات اور فیوض کو حاصل کر سکیں جن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جذب کر کے ہماری طرف منتقل کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے حکم پا کر انہیں دنیا میں پھیلا دیا۔ (الفضل، ۸ مارچ ۱۹۳۶ء ص ۴)

۱۔ مجید المیٹ جلد ۲ ص ۶۷۔ مجمع بحار الانوار جلد ۳ ص ۱۱۳

۲۔ مفردات امام راغب زیر لفظ قرب۔ روحانی خزائن (خطبہ النامیہ) جلد ۱۶ ص ۳۳

۳۔ التوبة ۹ : ۱۱۳

۴۔ الاعراف ۱۵۹ : ۲۹، سبا ۲۴ : ۲۹

۵۔ تذکرہ صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰